© rasailojaraid.com

معرفت الٰہی کیسے؟

محمد یحییٰ عزیز ڈاھروی
نائب ایڈیٹر ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو انسان کا خادم اور انسان کو مخدوم کائنات بنا کر اسے غور وفکر کی دعوت دی ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات اور مصنوعات میں غور وفکر کرکے اور آیات الٰہیہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت اور دنیا کی ناپائیداری کا علم حضوری حاصل کرنا افضل عبادت ہے اور مالک حقیقی کی معرفت حاصل نہ کرنا سخت نادانی ہے۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: بلا شبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے اور جانے میں اہل عقل کیلئے نشانیاں اور دلائل ہیں ایسے لوگوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں۔ کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی، اور آسمان وزمین کے پیدا نے ہونے میں غور کرتے ہیں۔ (آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱) مخلوقات کائنات میں تفکر وتدبر کا نتیجہ قرآن مجید نے یہ بتایا ہے کہ اس سے انسان کے دل پر کائنات کی عظیم قدرت وحکمت کے روشن دلائل آشکار ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ انسان بھی ان لوگوں کی طرح بارگاہ الٰہی میں جھک جاتا ہے جو اپنے رب العالمین کو پہچان کر پکار اٹھتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ اے مالک حقیقی! ہمیں آخرت کی رسوائی سے بچا۔ اے خالق کائنات ہمیں دنیا وآخرت کی بھلائیاں عطا فرما۔ اے رب العزت! ہم نے تیرے حبیب حضرت محمد ﷺ کی آواز کو سنا اور اس پر ایمان لائے تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے۔ ہمارے عیوب اور برائیوں کو دور فرما دے۔ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے اور ان کے زمرہ میں شامل فرما۔ اے دعاؤں کو قبول کرنے والے ہماری درخواست قبول فرما اور ہمارا خاتمہ ایمان اور عمل صالحہ پر ہو، آیات الٰہیہ میں غور وتدبر کرنے والوں کی اس پکار کو قران پاک نے یوں پیش کیا ہے۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کائنات کو بے فائدہ نہیں بنایا تو پاک اور منزہ ہے۔ پس تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے مربی! تو جسے دوزخ میں داخل کردے یقیناً تو نے اسے ذلیل ورسوا کیا اور ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ پس ہم ایمان لائے اے ہمارے پروردگار تو ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر اور ہماری موت نیکیوں کے ساتھ کر، اے رب! ہمیں وہ عطا فرما۔ جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی معرفت کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن ذلیل ورسوا نہ کرنا بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا (سورہ آل عمران) ان آیات قرآنی سے معلوم ہوا کہ آیات الٰہی میں غور وفکر انسان کیلئے باعث عبرت بھی ہے اور معرفت الٰہی کا سبب بھی، اس لئے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت میں تفکر کرتے تو اس کی معصیت اور نافرمانی نہ کر سکتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ اپنے قلب کی اصلاح ونگرانی کیلئے اکثر اوقات آبادی سے دور کھنڈرات اور ویرانے کی طرف نکل جاتے اور فرمایا کرتے **کل شئی ھالك الا وجه رب الارض والسمٰوٰت** کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے (ابن کثیر) حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جب کوئی شخص کثرت سے غور وفکر کرے گا تو حقیقت اس کے دل پر آشکار ہو جائے گی اور اس کو صحیح علم حاصل ہو جائے گا۔ اور جسے صحیح علم حاصل ہو گیا وہ ضرور عمل بھی کرے گا (ابن کثیر) اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کی تعریف بیان فرمائی جو مخلوقات وکائنات میں اس کی نشانیوں پر غور وفکر کرکے عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اور لوگوں کی مذمت بیان فرمائی جو قدرت کی نشانیوں سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی اطاعت وعبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور یہی اس کا مقصد زندگی ہے۔ انسان جب اس مقصد کو بھول جاتا ہے۔ تو

(بقیہ صفحہ نمبر 22 پر)

© rasailojaraid.com